سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات15-مارچ2018

(یوم الخمیس،26-جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 27

1501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور ریونیو)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 پیش کریں گے۔

1503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعرات، 15-مارچ 2018

(یوم الخمیس، 26-جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الۡفُلۡكَ لِتَجۡرِیَ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الۡاَنۡهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورۃ إبراھیم آیت 32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا (32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور مال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ محکمہ مال سے متعلق پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اچانک رات کو کہیں بیمار ہو گئیں اور ان کا میڈیکل آیا ہے۔ اس سے پہلے میاں عطا محمد خان مانیکا محکمہ مال کے وزیر ہیں اور بیمار ہیں لہٰذا ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! دوسری دفعہ ایسا ہو رہا ہے۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ اجلاس وقت پر ہوا کرے گا۔ میں 10:00 بجے سے ایوان میں بیٹھی ہوئی ہوں اور اب پتا چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں نے تو جواب نہیں دینا۔ جواب تو انہوں نے دینا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ جواب نہیں لے سکتے لیکن آپ نے ہی رولنگ دی تھی کہ کوئی آئے نہ آئے اجلاس شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جواب تو محکمے نے دینا ہے۔ آپ کی مہربانی، ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی اسی طرح ہوا ہے اس طرح تو معاملات نہیں چل سکتے کہ 10:00 بجے سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آئندہ ان کو ایسا موقع نہیں دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: پھر سوالات 12 بجے pending ہو جائیں۔ ان کو اچھا سسٹم بنانا چاہئے لیکن یہ تو بہت خرابی والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو اور مجھے بھی پتا ہے کہ وہ نہیں آسکے ہیں۔ جی، محکمہ مال کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کو کل تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے میری بات نہیں سنی؟

میاں طارق محمود: جی، میں نے سن لی ہے، ان سوالوں کو کل تک کے لئے pending کریں ناں، ان کو کل رکھیں، یہ ریونیو سے متعلقہ جو سوالات ہیں یہ بڑے اہم ہیں، یہ مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: کل کا پروگرام کچھ اور ہو گا۔ ان کو pending کر لیتے ہیں، یہ پھر آ جائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ جو روایات ہیں یہ نئی جنم لے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ نئی نہیں جنم لے رہیں۔ بیماری کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ روز بیمار ہوتے ہیں۔ ان سے explanation لیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ خود ہی اس کی explanation دے رہے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

معزز ممبران: نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو یہاں دیکھا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہیں تو میں take up کر لیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری کا ہے کے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ مال اور تحفظ ماحول دونوں کے موجود ہیں؟

جناب سپیکر: پہلے تو دونوں موجود تھے لیکن اب کا مجھے نہیں پتا۔ ایک تو موجود تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہاں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ موجود ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں۔

جناب آصف محمود: ایک محکمے کے ہیں، دوسرے محکمے کے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کے سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ڈپٹی سیکرٹری آئے ہیں، سیکرٹری صاحب نیپا کورس پر گئے ہوئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں، مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ روز اسی طرح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بڑی مہربانی۔ جی، آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کی ہے کہ سیکرٹری محکمہ جو ہیں وہ نیپا کورس پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں تو ان کے ڈپٹی سیکرٹری موجود ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمیں بھی کسی کورس پر بھیج دیں ناں۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ایسا کورس ہے نہیں، ورنہ میں بھیج دیتا۔ آپ کا کوئی کورس ایسا نہیں ہے جو میں بھیج دوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہمارا بھی کوئی ایسا کورس رکھ لیں، ہم بھی کر لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس Chair کی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! یہ آپ دیکھیں، وہ ٹریننگ پر گئے ہوئے ہیں، وہ نہیں ہیں، ان کی جگہ پر وہ آ چکے ہیں۔ یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری مال موجود ہیں؟

جناب سپیکر: وہ نیپا کورس پر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جی، مجھے سوال کا جواب لینے دیں۔ On his behalf question

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل بھی یہی تنازعہ تھا، بیوروکریسی انہیں لفٹ نہیں کرا رہی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے جو رولنگ دی ہے، آپ بات سنیں، میری بات سنیں ناں، ان کے پاس چارج ہے، آپ ایسے نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج آپ بھی واک آؤٹ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں واک آؤٹ نہیں کروں گا۔ میں کیوں واک آؤٹ کروں اور کس بات پر واک آؤٹ کروں؟

جناب آصف محمود: آپ واک آؤٹ کریں، اس ایوان کے تقدس کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ میں نہیں کروں گا، میں واک آؤٹ نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: سنیں، سنیں۔ اب ان کو بھی سنیں۔ ان کی بات سن لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اجلاس adjourn کر دیں۔ آپ جمہوری روایات کے ساتھ کھڑے ہوں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order please. Have your seats.

ان کا جواب سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جتنا لاء منسٹر کا حق ہے اتنا ہمارا بھی حق ہے۔ آپ کی اپنی رولنگ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے جو رولنگ دی ہے، میں نے قانون کے مطابق دی ہے۔ دیکھیں! میری بات سنیں، ان کے پاس چارج ہے اور جس کے پاس چارج ہے وہ آگئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چارج تو آپ کسی کو بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے معزز بھائی آپ کی رولنگ کے حوالے سے جو protest کر رہے ہیں تو اس میں جو بات سامنے آئی ہے کہ جو

سیکرٹری environment ہیں وہ نیپا کورس پر ہیں اور ان کی جگہ پر ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس چارج ہے اور وہ موجود ہیں، ان کو اگر اس بات کے اوپر اعتراض ہے تو آپ یہ جو دو تین سوالات ہیں ان کو pending فرمالیں اور اس بات کو inquire کر لیں، اگر یہ بات درست ہے کہ ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس چارج ہے اور وہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور جو سیکرٹری ہیں وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ چارج ان کے پاس ہے۔ جن کے پاس چارج ہے وہ موجود ہیں۔ جی، آپ سوال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوالوں کے جواب دینا ہی نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر: نہیں، سوالوں کے جواب ضرور دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سارے سوال pending کر دیں۔ بیوروکریسی heavy ہو گئی ہے۔ بیوروکریسی ان کے قابو میں نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری ریونیو بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: سیکرٹری ریونیو کے سوالات تو pending کر دیئے ہیں۔ ان کے سوال تو پہلے تھے۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ میرے خیال میں اس کو کسی اور طریقے سے کر لیں تو بہتر ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے گزشتہ روز رائیونڈ میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کر لیں۔

رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل 14-مارچ 2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

(اس میں کوئی 9 شہادتیں ہیں اور 30 کے قریب زخمی ہیں۔

شہادتوں میں 5 پولیس کے آفیسرز اور جوان ہیں، 4 سویلین ہیں اور

اسی طرح سے زخمیوں میں 18 پولیس کے جوان ہیں اور باقی سویلین ہیں)

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جناب سپیکر! اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرائی جائے کیونکہ جنازہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل۔14۔مارچ2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان، اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کل-14-مارچ 2018 کو رائیونڈ لاہور میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعے میں پنجاب پولیس کے افسران اور جوانوں سمیت متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے۔

یہ ایوان ان شہید افسران اور جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بے شمار زندگیوں کو بچا لیا اور قومی فریضے کی سرانجام دہی میں جام شہادت نوش کیا۔

یہ ایوان ان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان، اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر سانحہ رائیونڈ لاہور میں شہید ہونے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب! آپ سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ On her behalf

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نمبر بولیں

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی-144 کی فیکٹریوں میں کاربن پاؤڈر کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*8894: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور کی فیکٹریوں میں کاربن، کیمیکل اور تاریں جلا کر پورے علاقے کو آلودہ کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹریوں کے غیر قانونی فعل سے علاقہ کے مکین مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور انہیں شہری آبادی سے دور منتقل کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) شمالی لاہور کے حلقہ پی پی-144 میں فیکٹریاں اور آبادیاں ساتھ ساتھ ہیں اور یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے ہیں۔ اس علاقہ کی فیکٹریوں میں لوہے کو گرم کرنے کے

لئے گیس بطور ایندھن استعمال ہوتی تھی لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ان فیکٹریوں نے ٹائر، کاربن پاؤڈر اور کوئلہ وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ فضائی آلودگی اور علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

(ب) یہ فیکٹریاں فضائی آلودگی کا موجب ہیں۔

(ج) ضلعی دفتر ماحولیات نے علاقے کا سروے کرتے ہوئے 101 فیکٹریوں کی رپورٹس مرتب کی ہیں جس کے نتیجہ میں 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور 38 کو نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ "ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا" اس سوال کے تینوں جز میں محکمہ تحفظ ماحول کا اعتراف ہے، confession ہے۔

جناب سپیکر: کون سے جز میں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے اعتراف کیا گیا ہے، مان لیا گیا ہے۔ پہلے جز میں ہے کہ گیس نہیں ملتی تھی اس لئے لوگوں نے کاربن اور ٹائر وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیئے یہ سوال کا درست جواب ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ فضائی آلودگی کا باعث ہے اور لوگوں میں دمہ اور سانس کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اس لئے یہ بھی confession ہے اور جز (ب) میں بھی یہ confession کیا گیا ہے کہ یہ فیکٹریاں فضائی آلودگی کا موجب ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمے نے کمال کر دیا چونکہ پہلے کبھی ایسا confession نہیں آیا عذر لنگ ہوتا تھا اور یہ بھی عذر لنگ ہی ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہ پیاروں کا کنبہ جو ہر شرط سے آزاد ہے لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے ان کی وجہ سے فضائی اور زمینی آلودگی پھیلی ہوئی ہے۔ ان پر نہ تو فضائی آلودگی کے حوالے سے کوئی شرائط لاگو ہیں اور نہ ہی زمینی آلودگی کے حوالے سے کوئی شرائط لاگو ہیں۔ فیکٹریوں کے اجراء کے وقت ان پر پابندی ہوتی ہے کہ وہ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائیں گے لیکن کسی کے پاس بھی نہیں ہے اور سارا پانی نہروں اور نالوں کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے اور ہم زمینی آلودہ اور

زہریلا پانی پیتے ہیں۔ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈر EPO جاری ہو چکے ہیں اور 38 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ مہربانی کر کے ہمیں دکھادیں کہ کون سے نوٹس جاری ہوئے ہیں اور کون سا آرڈر جاری ہوا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ادھر یہ سارا عذر لنگ ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ان کو کھلی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کو سچ بھی مان رہے ہیں اور پھر آگے بات بھی کر رہے ہیں۔ اب میں ان سے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ دروغ گوئی اور عذر لنگ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تحفظ ماحول آرڈر کے تحت 63 فیکٹریوں کو EPO جاری کئے گئے ہیں اور جو 38 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں وہ دکھائیں تو ہم مان لیں گے کہ یہ کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول ایک regulatory body ہے اور اس کا کام ہے کہ ماحول بہتر بنانے کے لئے جو اقدامات ہونے چاہئیں انہیں regulate کرے۔ فیکٹریوں کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے ان کی regular inspection ہوتی رہتی ہے اور اگر کوئی فیکٹری---

جناب سپیکر: خلاف ورزی کرتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اگر کوئی فیکٹری ماحول خراب کرنے کے حوالے سے خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے اور جس طرح محترم ممبر صاحب فرما رہے تھے میں انہیں وہ تفصیل بھی فراہم کر سکتا ہوں کہ کن کن فیکٹریوں کے خلاف یہ کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح کا دوسرا سوال بھی ہے اس کے جواب کے ساتھ سارے annexure لگے ہوئے ہیں اور وہ تفصیل ایوان میں موجود ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہمیں تفصیل تو اس وقت چاہئے۔ آپ نے کہا ہے تو یہ پچھلی تاریخوں میں بنوا کر لے آئیں گے کیونکہ جعلی کارروائیاں تو ہوتی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آگے سوال آرہا ہے اس میں ساری تفصیل موجود ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر تحفظ ماحول کا معاملہ درست چل رہا ہوتا تو یہ فضائی اور زمینی آلودگی کیوں ہوتی؟ یہ ثبوت ہے کہ ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے اور انوائرنمنٹ کا سارا محکمہ سفید ہاتھی ہے اور یہ قطعی طور پر خزانے پر بوجھ ہے۔ آپ دیکھیں کہ امریکہ کے اندر اگر کسی فیکٹری کی چمنی سے آلودگی نکلتی ہے تو فیکٹری کو بند کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کیا نوٹس بھیجے ہیں؟ یہ تو فرضی کارروائی ہے۔ یہاں پر فضائی آلودگی موجود ہے اور زیر زمین پانی میں بھی آلودگی موجود ہے جن کی وجہ سے سانس، ہیپاٹائٹس،
بلڈ پریشر اور شوگر جیسی امراض فضائی اور زمینی آلودگی کی وجہ سے ہیں۔ ہم زہریں کھاتے ہیں، زہریں پیتے ہیں اور تمام بیماریاں اسی وجہ سے ہیں۔ ہم ادویات خریدنے کے زمرے میں روزانہ کتنا زرمبادلہ خرچ کر رہے ہیں اور کتنی محنت کرنا پڑتی ہے لیکن اس پر ہمارے محکمہ صحت اور تحفظ ماحول کی کوئی توجہ اور غور نہیں ہے بلکہ یہ محض کارروائی ہے۔ محکمہ تو اسی لئے بنایا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سفید ہاتھی کیا کر رہا ہے؟ اس نے 70 سال میں کیا کیا ہے؟ ہمیں بتادیں کہ اس محکمہ نے 70 سال میں کیا کیا ہے؟ آپ ندی نالے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: 70 سال پہلے تو ایسی چیزیں تھی ہی نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تب سے تھوڑی تھوڑی بڑھتی گئیں انہیں آزادی ملتی گئی پیسا یہاں سے کماتے ہیں اور بھیجتے باہر ہیں۔ جس کے پاس سرمایہ ہے اس کا سرمایہ باہر چلا جاتا ہے۔ یہ فیکٹریوں والے، صنعت کار سب یہی کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آصف صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ جواب 15- مئی 2017 کو آیا تھا جواب کے جز(ج) کی آخری لائن میں لکھا ہوا ہے کہ قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری latest situation بتا دیں کہ ان فیکٹریوں کے خلاف جو کارروائی ہوئی وہ کیا تھی؟ اور ابھی وہ کارروائی کس stage پر پڑی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جواب میں لکھ دیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کے خلاف EPOs جاری ہوتے ہیں۔ میں اسی کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ ہمارے محکمہ کا جو عملہ ان فیکٹریوں کو چیک کرتا ہے اگر کہیں پر کوئی ایسی بے قاعدگی پائی جاتی ہے تو وہ انہیں نوٹس جاری کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹس کے جواب میں اپنی بے قاعدگیاں دور نہیں کرتے تو پھر انہیں ایک EPO جاری کیا جاتا ہے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے تو پھر ان کے خلاف ٹربیونل میں کیسز بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وہ فیکٹریاں seal بھی کی جاتی ہیں اور انہیں ہدایات دی جاتی ہیں کہ ماحول کو خراب کرنے والی چیزیں ختم کر کے ماحول بہتر کرنے والی چیزیں لگائی جائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ انہوں نے تو مجھے ایک procedure بتایا ہے۔ انہوں نے مجھے جو procedure بتایا ہے اس کے مطابق میرے خیال میں پانچ چھ ماہ اسی میں گزر جاتے ہوں گے۔ ہمارے صوبے اور خصوصاً لاہور شہر کے اندر pollution بہت بڑھ گیا ہے۔ آج لاہور شہر دنیا میں air quality pollution کے حساب سے پانچویں نمبر پر ہے۔ لاکھوں لوگوں کی صحت اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری تفصیل بتا دیں کہ ٹربیونل کی آخری stage میں کتنی فیکٹریوں کے cases پہنچے ہیں اور کتنی فیکٹریوں کو seal کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ کو اس کی تفصیل چاہئے تو ہم آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اسی طرح کا ایک سوال آگے آرہا ہے اور اس کی تفصیل اس کے جواب میں موجود ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے تو مجھے ابھی بتادیں۔ انہوں نے اپنے جواب کے جز (ج) میں بتایا ہے کہ 38 فیکٹریوں کو notices جاری ہو چکے ہیں۔ مجھے بتادیں کہ انہوں نے کتنی فیکٹریاں seal کی ہیں، کتنی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور کتنی فیکٹریوں کے خلاف ٹربیونل میں cases چل رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کی ساری تفصیل منگوانی پڑے گی۔ معزز ممبر اگر کہتے ہیں تو میں انہیں یہ تفصیل ابھی منگوا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تفصیل تو آپ کے جواب میں موجود ہے۔ اسی حوالے سے جو اگلا سوال ہے اس میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔ آپ وہ تفصیل دیکھ کر ابھی جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ تفصیل ایوان کی میز پر موجود ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری آخری request سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں محکمہ نے باقاعدہ confess کیا ہے کہ اس طرح کے crimes یہاں پر commit ہو رہے ہیں۔ محکمہ خود لکھ رہا ہے کہ اس سے کافی سارے لوگ متاثر ہو رہے ہیں اور لوگوں کو بیماریاں لاحق ہو رہی ہیں۔ محکمہ خود admit کر رہا ہے لہٰذا مہربانی فرما کر اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ proper طریقے سے اس کو probe کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! اس کی تفصیل جواب میں موجود ہے تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کیوں کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل موجود ہے میں معزز ممبر کو یہ فراہم کر دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر آپ نے کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں specific ضمنی سوال کروں گا۔ بار بار معزز ممبران نے پارلیمانی سیکرٹری کو point out کیا ہے کہ آپ کے محکمہ نے confess کیا ہے کہ آلودگی کے باعث لوگوں کو بہت زیادہ پریشانی ہو رہی ہے۔[*********]

جناب سپیکر: ان کو سب سمجھ آ رہی ہے۔ کیا صرف آپ کو ہی سمجھ آتی ہے کسی اور کو سمجھ نہیں آتی؟ ایسے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے اپنے جواب میں ابھی بتایا ہے کہ یہ ایک Regulatory Authority ہے۔ جب ان کا ادارہ ایک Regulatory Authority ہے اور محکمہ نے اس اتھارٹی کو کہہ دیا ہے کہ یہ جُرم ہو رہا ہے۔ جب ان فیکٹریوں کا visit کیا گیا تو وہاں پر تحفظ ماحول کے قانون کی خلاف ورزی پائی گئی اور اسی بناء پر ان کو EPO جاری ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود کسی کے خلاف کوئی action لیا گیا اور نہ ہی کوئی فیکٹری seal کی گئی ہے۔ یہ صرف پی پی۔144 کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ صوبہ پنجاب کے ہر شہر میں ٹائر جلائے جا رہے ہیں اور یہ محکمہ ان فیکٹریوں کو seal کیوں نہیں کرتا اور ان فیکٹریوں کو EPO جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جُرم establish ہو گیا ہے اور یہ فیکٹریاں ماحول خراب کر رہی ہیں تو یہ ان فیکٹریوں کو کب seal کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اس ایوان سے باقاعدہ ایک ruling پاس کی گئی تھی کہ پورے پنجاب کی فیکٹریوں کے اندر ٹائر نہیں جلائے جائیں گے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پورے پنجاب کے اندر اکثر فیکٹریوں میں پرانے ٹائر اور کپڑے جلائے جا رہے ہیں۔ ایک دن فیکٹری seal کی جاتی ہے اور اگلے دن وہ دوبارہ یہی کام شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سُن لی گئی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میں ٹوکنا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ آپ کو اس طرح بولنے کا اختیار نہیں ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ بھی اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں بھی اسی علاقے کی رہائشی ہوں۔ یہ واقعی بہت بڑا issue ہے۔ میں نے 2013 میں جو سب سے پہلے سوال کیا تھا وہ اسی حوالے سے تھا۔ آج پانچ سال گزرنے کے بعد بھی اس بارے میں کچھ نہیں ہوا۔ یہ بہت اہم issue ہے لہٰذا میں درخواست کرتی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ فیکٹری مالکان بہت بااثر لوگ ہیں۔ وہ اپنا influence استعمال کر کے فیکٹری کو seal نہیں ہونے دیتے۔ ان فیکٹریوں کے مالکان کو بہت سے بااثر لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ یہ فیکٹریاں بالکل رہائشی علاقے کے اندر ہیں۔ اگر آپ اس علاقے کا visit کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں کی مٹی بھی کالی ہو چکی ہے۔ وہاں پر چائے کی پیالی بنا کر رکھیں تو پانچ منٹ کے بعد اس کے اُوپر کالک کی layer آ جاتی ہے۔ بچوں کے یونیفارم سکول جاتے جاتے کالے ہو جاتے ہیں۔ پانچ سال گزرنے کے باوجود آج تک اس حوالے سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی کیونکہ اس کے پیچھے بہت بااثر شخصیات ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ پچھلے پانچ سالوں میں بارہا مرتبہ یہ سوال اس floor پر آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے پارلیمانی سیکرٹری سے جواب لیتے ہیں اور پھر اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جب بھی کوئی فیکٹری sealکی جاتی ہے تو اس کو ساتھ ہی بتایا جاتا ہے کہ آپ کی فیکٹری اس وجہ سے sealکی گئی ہے لہذا آپ اپنی فیکٹری میںAir Pollution Control کرنے کی devicesلگائیں اور اپنا ایندھن بہتر کریں۔ جب اس فیکٹری میںAir Pollution Control کرنے کیdevicesلگادی جاتی ہیں اور وہ suretyدیتے ہیں تو پھر یہ فیکٹری کھولی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دوماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر9557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور حلقہ پی پی۔145 میں فیکٹریوں
کے خلاف کارروائی اور بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9557: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 لاہور افشاں پارک، بٹیر فارم، احمد ٹاؤن روڈ اور مومن پورہ میں قائم فیکٹریوں اور کارخانوں میں سے اکثر دن کے اجالے اور رات کے اندھیرے میں ٹائر (کاربن) جلائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے علاقہ کے مکین دمہ جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں اور کارخانوں کو مستقل بند کرنے اور رہائشی علاقے سے شفٹ کروانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) شمالی لاہور کے حلقہ پی پی-145 میں تقریباً134 سٹیل ملز/ فیکٹریاں اور فونڈریز قائم ہیں۔ تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سٹیل ملوں/ فیکٹریوں میں لوہا گرم کرنے کے لئے گیس بطور ایندھن استعمال کی جاتی ہے لیکن گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کوئلہ کے ساتھ ساتھ کچھ فیکٹریاں غیر معیاری ایندھن مثال کے طور پر کاربن پاؤڈر، پلاسٹک بھی استعمال کرتی ہیں جو کہ علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی اور دھواں کا باعث ہیں۔

(ب) یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے جس کی وجہ سے ان علاقوں میں سٹیل ملیں/ فیکٹریاں آبادی کے ساتھ ساتھ قائم ہیں۔ محکمہ ہذا نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے94 فیکٹریوں اور ملوں کو ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی کرتے ہوئے تحفظ ماحول آرڈر(EPO) کئے ہیں جن کی تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کے کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

مزید یہ کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے 98 سٹیل ملوں/ فیکٹریوں کو جو کہ غیر معیاری ایندھن استعمال کرتے ہوئے پائی ہیں کوseal کیا ہے۔ تفصیلAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کاربن پاؤڈر کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے محکمہ ہذا کی اس کارروائی کے نتیجے میں106 آلودگی پھیلانے والی سٹیل ملوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیلAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وجہ سے غیر معیاری ایندھن کا استعمال کافی حد تک کم ہوا ہے۔ مزید یہ کہ دفتر ہذا ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی مسلسل بنیادوں پر جاری ہے۔ فیکٹریوں کو مستقل بند کرنا یا اس علاقہ سے شفٹ کرنا محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب کے مطابق شمالی لاہور کے حلقہ پی پی-145 میں تقریباً 134 سٹیل ملز / فیکٹریاں اور فونڈریز قائم ہیں جن میں سے 94 فیکٹریوں کے EPO cases کے تحت زیر سماعت ہیں۔ اسی طرح آگے جواب میں کہا گیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفتر لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے 98 سٹیل ملوں / فیکٹریوں کو seal کیا ہے جو کہ غیر معیاری ایندھن استعمال کرتے ہوئے پائی گئی ہیں۔ محکمہ نے اپنے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ محکمہ ہذا کی اس کارروائی کے نتیجے میں 106 آلودگی پھیلانے والی سٹیل ملوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ یہ میرا حلقہ ہے۔ ابھی ڈاکٹر نوشین حامد نے جو کچھ کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں بلکہ وہاں پر اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات ہیں۔ وہاں پر اللہ کے گھر یعنی مسجدیں کالی ہو گئی ہیں، گھروں کی چھتیں کالی ہو گئی ہیں اور بچے شدید بیمار ہو رہے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9667 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9163 محترمہ راحیلہ انور کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9702 حاجی عمران ظفر کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9508 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9509 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہوئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تین سوالات کے جواب نہیں آئے تو میں آپ کی حمایت میں ایوان کے floor پر نیچے بیٹھتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب آصف محمود ممبران اسمبلی
کی نشستوں کے آگے آکر احتجاجاً نیچے بیٹھ گئے)

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں، مجھے اُٹھنا پڑے گا۔ آپ یہاں سے اُٹھ جائیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں آپ اُٹھیں اور اپنی نشست پر بیٹھیں۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ جناب آصف محمود کو اُٹھا کر اُن کو نشست پر بٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) نے جناب آصف محمود سے floor سے
اُٹھ کر اپنی نشست پر بیٹھنے کی request کی تو معزز ممبر اپنی نشست پر تشریف لے گئے)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح فضائی آلودگی بڑھتی جا رہی ہے تو لاہور جیسے خوبصورت شہر کے اندر ہر سال smog کا issue سامنے آتا ہے جب یہ issue سامنے آتا ہے تو حکومت کی طرف سے اخبارات میں ایک بیان جاری ہو جاتا ہے کہ اس smog کے اوپر حکومتی سطح پر ایک پالیسی بن رہی ہے جس کے اوپر بہت جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا لیکن پچھلے تین سال سے یہ بیانات سُننے اور پڑھنے کے باوجود ابھی تک حکومت کی وہ پالیسی کیوں نہیں آئی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں تحفظ ماحول قائمہ کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوں تو مجھے محترمہ فائزہ احمد ملک کے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے صرف دو باتیں کر لینے دیں۔ میری انفارمیشن کے مطابق ہمارے اس محکمے کے پاس air quality measure کرنے کے آلات ہی موجود نہیں ہیں اور population کے حوالے سے اس وقت لاہور شہر دنیا کے پانچویں نمبر پر ہے اس سے لاکھوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ اپنی جانیں گنوا چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کو کوئی خاص بجٹ بھی نہیں ملا۔ اس سال کے بجٹ میں 90 ملین روپے کی رقم صرف تنخواہوں اور پٹرول کی

مد میں ضائع ہو رہی ہے اور اس صوبے کے اندر لوگ اُسی طرح مرے جا رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اب چونکہ اس حکومت کے آخری ایام ہیں تو اس حوالے سے کچھ کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری انفارمیشن کے مطابق یہ پالیسی Environment Council کی approval سے تین ماہ پہلے جاری ہو چکی ہے۔ میں نے متعلقہ لوگوں سے کہا ہے تو کل اس پالیسی کی کاپی ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ معزز ممبر جب چاہیں اس پر discussion کر لیں اس پر جو تجاویز آئیں گی انہیں اس پالیسی میں شامل کر لیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

نئی حلقہ بندیوں کے حوالے سے متعلقہ ریکارڈ فراہم کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے دو دن پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر delimitation کے حوالے سے یہاں بات کی تھی۔ غالباً 3۔ اپریل تک اپیلیں دائر ہونی ہیں۔ میں ذاتی طور پر کوشش کر کے الیکشن کمشنر پنجاب کے پاس گیا کہ delimitation کے اوپر اعتراضات کے حوالے سے جملہ ریکارڈ ہم کہاں سے لیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ یہ نقشے لے سکتے ہیں تو ہم نے apply کر کے نقشے لئے جس پر کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اُن نقشوں کے اوپر کیسے اعتراضات داخل کریں؟ اُس پر انہوں نے کہا کہ آپ کو Census سے یہ چیزیں مل جائیں گی۔ پنجاب کے Census incharge سے فون پر میری بات ہوئی انہوں نے کہا کہ کل آپ اپنے لوگ میرے پاس بھیج دیں جتنی ہو سکی میں آپ کی help کروں گا۔ وہاں پر ہمارے لوگ دو گھنٹے تک خوار ہوتے رہے اور انہوں نے انکار کر دیا کہ یہاں سے آپ کو کوئی ریکارڈ فراہم نہیں کیا جا سکتا تو یہ کیسے ادارے ہیں؟ آپ نے 3۔ اپریل تک ایک اعتراض کرنا ہے اور اُس کے لئے جو ریکارڈ چاہئے وہ ریکارڈ اگر نہیں ہے تو کسی کو الہام تو آتا کہ انہوں نے جو نقشے بنا کر فضا میں پھینک دیئے ہیں کہ اس کا یہ حلقہ بن گیا ہے، اس کا یہ حلقہ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! قومی اسمبلی کے اندر بھی اس issue پر بات ہو رہی ہے لہٰذا آپ سے میری استدعا ہے کہ آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے دو تین معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں جو

اُن تمام لوگوں کو facilitate کرے کہ وہ اپنے اعتراضات کے حوالے سے اپیل دائر کر سکیں۔ الیکشن کمیشن یا Census مطلوبہ ریکارڈ نہیں دیتا تو ہم اس کے کیسے چیلنج کر سکتے ہیں؟ اس کے اندر delimitations rules کو violate کیا گیا ہے تو اس پر کوئی اعتراض کرنا چاہتا ہے تو وہ کیا کرے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! 1974 Delimitation Act کے تحت delimitation کی گئی ہے اُس سے واقعی بڑے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ کچھ ایسے حلقے ہیں جن میں دو دو، تین تین تحصیلیں ملا دی گئی ہیں تو کل قومی اسمبلی میں ایک کمیٹی بن گئی ہے لیکن وہ کمیٹی قومی اسمبلی کے حلقوں کی حد تک ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے پر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ الیکشن کمیشن سے جو ریکارڈ آ رہا ہے وہ واقعی پڑھا نہیں جا رہا اُس کے اندر موضع جات بھی پڑھے جا رہے ہیں اور آپ کو سُن کر حیرانی ہوگی کہ ایک نقشہ ایسا آیا ہے جس میں پورے پورے موضع جات غائب ہیں لیکن وہاں پر صرف روڈ موجود ہیں۔ یہ بڑا alarming ہے اور وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے تو اگلے 15 دن میں کیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: میری بات سُنیں اس میں کمیٹی کیا کر سکتی ہے؟ الیکشن کمیشن نے حلقوں کے حوالے سے ابھی تجویز کیا ہے تو جس کو کوئی اعتراض ہے تو وہ اُس کے خلاف اپیل دائر کرے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! نئی حلقہ بندیاں Delimitation Act کے تحت ہوئی ہیں۔ اس میں کامل اور entire powers کا اختیار الیکشن کمیشن کا ہے۔ الیکشن کمیشن صوبائی حکومت کے ماتحت ہے اور نہ ہی صوبائی حکومت یا اس کی بنائی ہوئی کمیٹی کسی بھی قسم کی کوئی direction اس کو جاری کر سکتی یا اس بارے میں کسی کو طلب کر سکتی۔ حلقہ بندیاں ڈسٹرکٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں۔ ان پر اعتراضات کے لئے باقاعدہ procedure درج ہے۔ اس کے لئے تقریباً ایک ماہ کا وقت ہے غالباً 3 یا 5- مارچ کو حلقہ جات announce ہوئے تھے۔ اس حوالے سے پہلے ہمیں بھی شک پڑا کہ

شاید ہمارے کسی مخالف سے استفادہ کیا گیا ہے لیکن جب ہم نے اپنے مخالفین کی طرف دیکھا تو وہ ہمارے اوپر شک کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد تیسری جماعت بھی ہے جس کا نام و نشان تو نہیں ہے لیکن اس کا وجود ہے تو پھر لوگوں نے سوچا کہ شاید اُدھر سے کوئی مداخلت ہوئی ہے۔ ان کے منظور نظر لوگوں کے حلقے دیکھے گئے تو ان کا حال بھی وہی تھا۔ میری جہاں تک observation ہے کہ الیکشن کمیشن نے جو exercise کی ہے تو انہوں نے deliberately اس بات کو manage کیا ہے کہ سیاسی جماعتوں کی یا کسی کی بھی consultation یا مداخلت نہ ہو۔ اس کے بعد ایک چیز سامنے آگئی ہے اور پورا ایک ماہ ہے۔ اس ایک ماہ میں ڈسٹرکٹ لیول پر اعتراضات ہونے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں اپنے حلقہ پر اعتراض کرتا ہوں کہ میرے حلقہ میں یہ چیز جو شامل کی گئی ہے درست نہیں ہے یا جو شامل نہیں کی گئی وہ شامل ہونی چاہئے تھی تو مجھے اس تجویز کے ساتھ یہ بھی بتانا ہو گا کہ جو چیز تبدیل ہو گی یا amend ہو گی اس کا پورے ضلع پر جو impact ہو گا وہ کس طرح سے adjust ہو گا۔ اس طرح سے میں نے وہ اعتراض کرنا ہے۔ شیخ علاؤالدین نے جس طرح فرمایا ہے کہ کسی جگہ پر تحصیل کی limitation violate ہوئی ہیں یا کسی اور طرح سے rule violate ہوا ہے۔ اگر آپ اس طرح کا اعتراض کریں گے تو اس کے تسلیم کئے جانے یا accept ہونے کے بڑے chances ہیں۔ یہ معاملہ legal ہے اور ہمیں legally fight کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ پریس کانفرنس کے ذریعے یا ایوان میں تقاریر کے ذریعے یہ معاملہ حل ہو سکے گا بلکہ اس سے otherwise implications پیدا ہوں گی۔ اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو چاہئے کہ وہ ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹیاں بنائیں جو debate کریں اور اس کے بعد ایک پارٹی، دوسری پارٹی اور تیسری پارٹی اپنی اپنی تجاویز لے کر جائیں جو کہ پورے ڈسٹرکٹ پر محیط ہوں اور اس کے مطابق جو best تجویز ہو گی یا جس کو وہ best سمجھیں گے اس کے مطابق فیصلہ ہو جائے گا۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں ایوان کی طرف سے کسی قسم کی یا even گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ قانون اور رولز کے مطابق جائز بھی نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے جو بات کی ہے وہ اپنی جگہ درست ہوگی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر data پاس نہیں ہے تو کسی بھی پارٹی کا کوئی بھی کارکن کیسے اعتراض داخل کرا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ آپ الیکشن کمیشن کے پاس جائیں گے، وہ آپ کو نقشہ دیں گے اور اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے۔ ہمیں جب census سے بلاک کوڈ، سرکل اور چارج کی آبادی نہیں ملتی کہ فلاں علاقہ کی یہ آبادی ہے، یہ چارج اتنے ہزار پر مشتمل ہے اور اس کے اتنے سرکلز ہیں۔ اگر ہمیں یہ تفصیل نہیں ملتی تو ہم ایک قدم بھی آگے نہیں جا سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فورم ہے جس پر ہم بات کریں کہ آئندہ انتخابات کی بنیاد کے لئے یہ genuine مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن یا حکومتی ممبران کی بات نہیں کر رہا بلکہ تمام ممبران کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سنجیدگی سے بات کرنی چاہئے جس طرح شیخ علاؤالدین نے کہا ہے۔ آپ کم از کم پنجاب کے census کے آفس کے ساتھ negotiate کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں۔ اس میں کیا امر مانع ہے کہ وہ مختلف اضلاع کے census record کی کاپی دینے سے کیوں انکاری ہیں یا اس کی انفارمیشن کیوں نہیں دے رہے؟ اگر کسی کے پاس ریکارڈ نہیں ہوگا، الیکشن کمیشن بھی ریکارڈ نہیں دے گا اور census والے بھی ریکارڈ نہیں دیں گے تو پھر آپ بتائیں کہ ایک ماہ میں سے بارہ دن تو گزر گئے ہیں لوگ دفتروں کے چکر لگا رہے ہیں، دھکے کھا رہے ہیں اور کسی کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس پر صرف نظر کرنے کے بجائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں بات بھی کرنی چاہئے اور اس کا کوئی حل بھی تجویز کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ کہوں گا کہ دو تین ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں جو الیکشن کمیشن سے negotiate کرے۔ پنجاب الیکشن کمشنر ہمیں facilitate کرنے کے لئے نہیں بیٹھا تو پھر کس لئے بیٹھا ہوا ہے؟ اگر اس میں complications نہ ہوتیں تو علیحدہ بات تھی لیکن حلقہ بندیوں کے اندر اتنی زیادہ پیچیدگیاں ہیں کہ آدمی سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک اچھا بھلا حلقہ جو natural

boundary کے اندر تھا جس کے تین ٹکڑے کر کے ایک جگہ سے نکال دیا گیا ہے اور دو جگہ پر ڈال دیا گیا ہے جس کی کوئی سمجھ نہیں آرہی کہ اس کی بنیاد کیا تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف جو فرما رہے ہیں تو ان کی بات سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ وہ ریکارڈ کے حصول کی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اب تو کوئی محکمہ ایسا نہیں رہا کہ جس کی website پر اس کا ریکارڈ نہ ہو۔ میرا خیال ہے کہ الیکشن کمیشن نے جو بھی کام کیا ہے اور جو بھی اس کا متعلقہ ریکارڈ ہے وہ website پر موجود ہے اسے کھول کر وہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کے آفس جا کر کاپی حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کسی بھی ضلع میں ڈسٹرکٹ الیکشن کمیشن کے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ ہمیں لاہور بھیجا جا رہا ہے۔ میں لاہور میں صوبائی الیکشن کمیشن کے آفس گیا تو انہوں نے مجھے جو نقشے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے دیئے ہیں وہ بالکل پڑھے نہیں جا رہے۔ ان میں اتنی چیزیں miss ہیں۔ میں چار دن سے راولپنڈی کے نقشے لے کر آیا ہوں۔ ہم سارے ایم پی ایز ایک ساتھ بیٹھے ہیں اور ہم نے انہیں دیکھا ہے تو وہ پڑھے ہی نہیں جا رہے۔

جناب سپیکر! میرا اپنا حلقہ جہاں میں پیدا ہوا اور جہاں میں آج رہ رہا ہوں مجھے اس کی سمجھ نہیں آرہی کہ اسے کہاں سے کہاں لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ جو نقشے یہ پیسوں کے دیتے ہیں یہ ایک ہزار روپیہ ایک نقشے کا لیتے ہیں پورے ضلع کے نقشے لیں تو کافی سارے پیسے بن جاتے ہیں اور ہر بندہ وہ نقشے لیتا ہے۔ اس حوالے سے نقشے ایسے ہونے چاہئیں کہ کم از کم سمجھ تو آسکیں۔ اس کے علاوہ چارج، سرکل اور بلاک کوڈ کی معلومات الیکشن کمیشن کی website پر available ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ وہ 2017 کے census کی ہیں یا اس سے پہلے 2013 کے الیکشن کی ہیں۔ ہمیں اس میں یہ clear نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقہ کے بلاک کوڈ، چارج اور سرکل download کئے ہیں اس میں کہیں یہ mention نہیں ہے کہ یہ 2013 کے ہیں یا 2017 کے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی website یا Pakistan Bureau of Statistics کی website پر mention کر دیا جائے کہ یہ 2017 census کے ہیں تو اس سے

کچھ چیزیں clear ہو جائیں گی لیکن جب تک printed نقشے ایسے نہیں ملیں گے جو امیدوار پڑھ نہیں سکیں گے تو یہ اعتراضات دور نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو سرکل، چارج اور بلاک کوڈ ہیں ان میں بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ ان کو جب نقشے سے ملایا جاتا ہے تو وہاں وہ نہیں ملتے۔ نقشے پر صرف چارج نمبر لکھا ہوا ہے تو چارج کے نیچے سرکل ہے اور سرکل میں بلاک کوڈ ہے۔ وہاں چارج میں کہیں clear نہیں ہے کہ کون سا چارج نقشے میں کہاں mention ہے۔ آپ کے پاس lists موجود ہیں جب آپ ان کو نقشے کے ساتھ ملاتے ہیں تو کوئی چیز آپ کے پلے نہیں پڑتی اگر وہاں چارج نمبر clear ہوں تو پھر نیچے آپ سرکل اور بلاک کوڈ تلاش کر سکتے ہیں اس لئے میری گزارش ہو گی کہ کم از کم الیکشن کمیشن کو convey کیا جائے کہ جو نقشے یہ قیمتاً دیتا ہے وہ readable ہوں اور ان کا کوئی فائدہ ہو۔ ایسے نقشوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اجلاس adjourn ہونے کے بعد میں اور قائد حزب اختلاف بیٹھ کر حلقہ بندیوں کے حوالے سے آنے والی difficulties کے بارے میں بات کریں گے کہ نقشے پڑھے نہیں جا رہے اور نقشے ٹھیک نہیں مل رہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے پاس گاڑی میں نقشے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں نقشے منگوا لیتا ہوں۔ آپ خود ان کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس پر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے تین چار روز پہلے اسمبلی میں ایک request کی تھی کہ لاہور کے سمن آباد میں سنٹر ماڈل سکول ہے، بچیوں کا مڈل سکول ہے، ایم سی جونیئر ماڈل سکول بالکل آمنے سامنے ہیں۔ ان کی دیواروں کے ساتھ تمام حلقے کا گند ڈال دیا گیا ہے اور سڑک کا ملبہ بھی ڈالا گیا ہے۔ وہاں سکول کی دیوار جتنی رہ گئی ہے تو اسے پھلانگ کر کوئی آدمی اندر جا سکتا ہے بچیوں کا سکول ہے۔ ان کے سامنے لاہور اور پنجاب کا سب سے بڑا گورنمنٹ کالج سمن آباد برائے خواتین ہے۔ آپ نے

direction بھی دی تھی کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کچرے کو وہاں سے lift کرے۔ آپ یہ کام نہ کریں میری صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ رہا لیکن میں یہ بات اس وجہ سے اس floor پر کر رہا ہوں کہ اللہ نہ کرے کہ اگر کل کو کوئی حادثہ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار پھر گورنمنٹ ہو گی۔ میرا کام تو یہ ہے کہ اس floor کے ذریعے آپ تک پیغام پہنچا دوں وہ میں نے پہنچا دیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم نے بھی آپ کی بات آگے پہنچا دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب اس پر کام کروانا یا نہ کروانا یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرے موبائل میں اس area کی ویڈیو اور تصویریں بھی ہیں جو کہ میں ثبوت کے طور پر لے کر آیا ہوں۔ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ متعلقہ ایل ڈے اے اور کارپوریشن کے دفتر کو ہدایات جاری کریں کہ اس کچرے کو وہاں سے lift کریں کیونکہ یہ بچوں کے لئے بہت زیادہ security risk ہے۔ اگر وہاں پر کوئی چیز رکھ دے یا کوئی دیوار پھلانگ کر اندر آ جائے دونوں صورتوں میں ہمارے لئے problem ہے۔ مہربانی کر کے اس چیز کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! آپ نے جو لیٹر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لکھا ہے وہ لے کر میرے پاس آئیں پھر میں ان کے ساتھ بات کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب جاوید اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے جناب جاوید اختر اور آر پی او صاحب کی اپنے آفس میں میٹنگ کروائی تھی تو یہ معاملہ ان کی خواہش کے مطابق جیسے کہ وہ چاہتے تھے کہ میرٹ پر ہونا چاہئے settled ہو گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1462 میاں محمود الرشید کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ننکانہ صاحب: شاہ کوٹ میں دو طلباء کا قتل و دیگر تفصیلات

1462: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 7-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق ننکانہ صاحب کے علاقہ شاہکوٹ میں دو طلباء تنظیموں کے تصادم کی وجہ سے جواد بھٹی اور حسیب مانگٹ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا جبکہ چھ طلباء کو شدید زخمی کر دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کے جز (الف) کے جواب کے مطابق یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس پر مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس واقعہ کی اب تک کی انوسٹی گیشن کے مطابق ان ملزمان کا طلباء تنظیم یا سکول و کالج کے سٹوڈنٹس ہونا ابھی تک ثابت نہیں ہوا۔ ان میں سے دو ملزمان ظہیر ولد رشید، قوم کمبوہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایک ملزم اعجاز حسین قبل از گرفتاری ضمانت پر ہے اور اس کی 19-03-2018 کو پیشی ہے۔ باقی ملزمان کو پکڑنے کے لئے raid کئے جا رہے ہیں اور ان کے قریبی عزیزوں کو بھی حفاظتی حراست میں لے کر ان کے ذریعے جہاں وہ ملزمان چھپے ہوئے ہیں وہاں پہنچ کر ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ within next week یہ تمام ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس بارے میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ درست ہے کہ وہاں پر ISF جو کہ سٹوڈنٹس کی تنظیم ہے انہوں نے کوئی ممبر سازی مہم

شروع کرنے کے لئے مشاورتی اجلاس بلایا اور اس کے بعد MSF کے سٹوڈنٹس نے ان کو للکارا اور اس کے بعد ایک جھگڑے کی شکل اختیار ہوئی اور جن دو لوگوں نے فائرنگ کی ان کا تعلق MSF سے اور مقتولین کا تعلق ISF سے تھا؟ اس کے ساتھ ہی میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آج اس واقعہ کو ایک ہفتے سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے میرے خیال میں اب تک کیا ان ملزمان کو پکڑے نہیں جانا چاہئے تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! مدعی نے FIR میں یہ مؤقف اختیار نہیں کیا لہٰذا ابھی تک ایک ملزم گرفتار ہوا ہے اور دوسرا ملزم bail before arrest پر ہے جونہی یہ تمام ملزمان گرفتار ہوتے ہیں اس کے بعد اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آیا تو بالکل اس کے مطابق تنظیم کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں پانچویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب ہے۔ یہ کتاب کل رات کچھ لوگوں نے مجھے بھیجی ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ اس پر اسمبلی میں ضرور بات کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ بہت important issue بنا ہوا ہے اگر اس طرح سے ہماری کتابوں میں غلط اشاعت ہو گی اس سے نہ صرف لوگوں کے بلکہ بچوں کے جذبات بھی جن کی ہم تعلیم دے رہے ہیں aggravate کریں گے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے یا کسی ذمہ دار نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دینے سے پہلے اس کو check نہیں کیا کہ اس میں جو غلطی ہونے جا رہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟ میں آپ سے گزارش کروں گی اور میں یہ غلطی point out کر دیتی ہوں۔ آپ متعلقہ محکمہ کے وزیر اور سیکرٹری صاحب کو بلا لیں اور ان سے یہ پوچھیں کہ یہ واقعہ کیسے ہوا؟

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے کوئی چیز آپ لکھ کر دیں یا مجھے بتائیں تاکہ میں بھی اس کو دیکھوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کتاب کے صفحہ نمبر 8 پر ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کون سی کتاب ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ پانچویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب ہے۔ اس میں دنیا کی زندگی اور آخرت کی تیاری کے حوالے سے ایک حدیث لکھی ہے جیسا کہ ہم بھی بچپن سے پڑھتے آئے ہیں کہ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے" اور ہم کو یہی پتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ ہے لیکن یہاں اس کتاب میں لکھا گیا جیسا کہ مشہور قول ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ ایک حدیث کو آپ قول کے طور پر لکھ دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب یہ House adjourn ہو جائے گا اس کے بعد آپ میرے پاس تشریف لائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے کام کر لینے دیں۔ یہ کیا ہر وقت پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر ہی چلتا ہے۔ ڈاکٹر مراد راس اپنی تحریک التوائے کار نمبر 124/18 پڑھیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو پھر floor دوں گا۔ مہربانی۔ مجھے کام کرنے دیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک سیکنڈ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے ایک سیکنڈ بات کرنی ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے کچھ دن پہلے census پر بات کی تھی جس میں، میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ minorities کی census کے بارے میں ابھی تک بتایا نہیں جا سکا لہٰذا اس وجہ سے اقلیتی حلقوں

میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہMinister of Statistics کے ساتھ بات کریں گے تو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے یہ بالکل درست ہے۔ ہم بھی اس بارے میں کافی کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے فیڈرل منسٹر اور فیڈرل گورنمنٹ کو خط بھی لکھا ہے کہ ہمارے minorities کے census کے بارے میں بتایا جائے کہ ہم کم ہوئے ہیں یا زیادہ ہوئے ہیں۔ یہ بات ان کی بالکل درست ہے اور میں ان کو within two days اس بات کا جواب دوں گا کہ مجھے کیا جواب ملا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! Within two days آپ کو اس بات کا جواب ملے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پھر تحریک التوائے کار پڑھوں گا پھر اس کا جواب نہیں آئے گا اور میں ڈیڑھ ماہ سے تقریباً روزانہ کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پہلے تحریک پڑھ تو لیں پڑھنے سے پہلے ہی کس طرح جواب آجائے گا؟ جب جواب آئے گا پھر اس بارے میں آپ کو بتا دیں گے۔

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے لئے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ادویات خریدنے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ As usual میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" نیوز کی اشاعت مورخہ 20۔ فروری 2018 کی خبر کے مطابق پنجاب

کے سرکاری ہسپتالوں میں حکام کی نااہلی کی وجہ سے بغیر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے سرکاری سطح پر خریدی گئی ادویات کو تجزیے کروائے بغیر استعمال کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ آٹھ ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ نے لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادویات، disposable items سمیت دیگر 21 کروڑ 70 لاکھ 72 ہزار 636 روپے مالیت کی اشیاء کے ٹیسٹ کروائے بغیر ہی مریضوں کے لئے استعمال کر لیا۔ پنجاب حکومت کی پالیسی ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے خریدی جانے والی ادویات کا ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے تجزیہ لازمی کروایا جائے تاکہ ان کے معیاری اور غیر معیاری ہونے کا ثبوت مل سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہاں پر بحث کرنے کا کوئی چکر ہے اور نہ کوئی جواب آ رہا ہے۔ میں آپ سے ہی کہہ رہا ہوں کیونکہ آپ کے سامنے ہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ آپ نے کل بھی کہا اور پچھلے ڈیڑھ مہینے سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار آج ہی پڑھی گئی ہے تو جواب کا کیسے کہہ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو چھوڑ دیں بلکہ میں پھینک دیتا ہوں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جو پہلے والی تحاریک پڑھی گئی ہیں اُن کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: جس کا جواب آ تا رہا ہے وہ آپ کو بتاتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے لیکن کسی نے ایک بھی تحریک کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: میں کیسے کہوں کہ ڈیڑھ مہینہ جواب نہیں آیا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہ سب کچھ پڑا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے جواب دیئے گئے ہیں اور dispose of ہوئی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں 90 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب نہیں آتے اس لئے میں نے تحریک استحقاق بھی جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحریک استحقاق بھیج دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے آپ کو تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہو گیا۔

جناب آصف محمود: ٹھیک نہیں ہوا بلکہ سب غلط ہو رہا ہے۔ آپ کیوں کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کی اُس پر میں نے کہا کہ ٹھیک ہو گیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک اہم issue کی طرف میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار نمبر 131/18 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج کے وارڈز نایاب ہونے کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 16- فروری 2018 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تشنج (ٹیٹنس) کے وارڈز نایاب ہیں، عوام میں آگاہی ہے اور نہ ہی سرکاری ہسپتالوں میں تشنج کے وارڈز بن سکے۔ محکمہ صحت کی جانب سے تشنج جیسے خطرناک مرض کے بارے میں کسی قسم کی آگاہی نہیں دی جا رہی جس کے باعث چوٹ کے مریض تشنج کا انجکشن لگانے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 90 فیصد سے زائد عوام تشنج کے نام و بیماری کے بارے مکمل طور پر لاعلم ہیں کہ اگر تشنج جیسا مرض لاحق ہو جائے تو اس کے کیا نقصانات ہیں۔ اس کی بڑی وجہ محکمہ صحت کی جانب سے عوام میں عدم آگاہی بتائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری جانب تعلیمی نصاب کے اندر ایسا کوئی مضمون بھی شامل نہیں جس میں اس سے بچاؤ اور اس کے علاج سے متعلق تفصیلات سے کسی کو آگاہ کیا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ روایت ہے کہ روزانہ میری کوئی نہ کوئی تحریک التوائے کار ہوتی ہے لیکن وہی آصف محمود صاحب والی بات کہ ان تحاریک کا جواب کیا آتا ہے اور ان پر کتنا عملدرآمد ہوتا ہے؟ ہم عوامی مسائل کی آواز یہاں اٹھاتے ہیں لیکن اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر introduction of Bill ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے کل بھی آپ سے کوآپریٹو کی میٹنگ کے حوالے سے request کی تھی کہ آپ کی approval چاہئے۔ سیکرٹری صاحب مجھے دو دفعہ کہہ چکے ہیں کہ سپیکر صاحب approval دیں گے۔ کوآپریٹو کی میٹنگ کا دو مہینے extension time بھی ختم ہونے لگا ہے اس لئے کمیٹی کی extension چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کل کے بعد آپ کو ٹائم دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کی extension کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ سیشن ختم نہیں ہونا کیونکہ یہ قیامت تک چلنا ہے۔

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR SPEAKER: The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. A Minister to introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. Minister for Human Rights and Minorities!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن میری طرف سے نہیں پڑھا گیا۔ جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 16-مارچ 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔